پر صدرِ پاکستان سے اس قانون پر بھی تبادلۂ خیال کیا۔ دیگر ممالک کی طرف سے بھی اس قانون کو ختم کرنے کے لیے دباؤ ڈالا جا رہا ہے۔ مغربی دُنیا کی طرف سے شدید دباؤ، حکومتِ پاکستان کی طرف سے مدافعانہ اقدامات، مقدّمہ کی تیز ترین سماعت، دونوں ملزموں کی بہ عُجلت پاکستان سے روانگی اور قانونِ توہینِ رسالت کے خاتمہ کے مطالبات کو پاکستان کے عدالتی نظام کے خلاف عدم اعتماد سے تعبیر کیا جا رہا ہے۔ ابھی جب کہ ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کی قانونی گنجائش موجود تھی دونوں ملزموں کو خصوصی انتظامات کے تحت بیرونِ ملک بھیج دینا عدالتوں پر عدم اعتماد کی توثیق ہے۔ قانونِ توہینِ رسالت کے خاتمہ کا مطالبہ اس اعتبار سے غیر منطقی اور مضر ہے کہ یہ قانون ملزمانِ توہینِ رسالت کو سزا دینے کا اختیار عدالت کو دے کر ان ملزموں کو انفرادی حملوں سے محفوظ کر دیتا ہے۔ اگر عوام پر ایک بار یہ تاثر قائم ہو جائے کہ توہینِ رسالت کے "مجرموں" کو عدالت سے سزا نہیں ملے گی تو تقاضائے ایمان اور حبِ رسالت ﷺ سے سرشار ہو کر لوگ ایسے ملزموں کو از خود سزا دینے لگیں گے جو ایک خطرناک رجحان ہو گا۔ خود زیرِ نظر مقدّمہ میں اگر لوگوں کے سامنے عدالت کا دروازہ کھلا نہ ہوتا تو عین ممکن تھا کہ مقدّمہ درج ہونے سے قبل ہی یہ ملزمان مار ڈالے گئے ہوتے۔ عدالتی نظام کی تدریج عدل و انصاف اور درست فیصلہ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے، ایک عدالت کے فیصلہ کے خلاف اس سے اعلیٰ تر عدالت میں اپیل کی جا سکتی ہے۔ کسی گناہ گار کو سزا سے بچا لینے سے کہیں زیادہ انسانیت سوز خطرناک اور وحشت انگیز عمل یہ ہو گا کہ قانونی اور عدالتی راستوں کا خاتمہ کر کے بے گناہوں کو موت کے گھاٹ اُتار دیے جانے کے رستے کھول دیے جائیں۔ رحمت مسیح اور سلامت مسیح کے معاملات میں بیرونی دُنیا کی مداخلت نے نہ صرف پاکستان کے عدالتی نظام کی توہین کی ہے بلکہ عدالت کے فیصلے کو مشکوک ٹھہرانے میں معاونت کرتے ہوئے توہینِ رسالت کے "ملزموں" کی زندگی بھی خطرے میں ڈال دی ہے۔

مسیحی ملازمین کے لیے ایسٹر کا تحفہ

اس سال ایسٹر کے موقع پر وفاقی حکومت نے اپنے کم تنخواہ پانے والے مسیحی ملازمین کو ایسٹر کا تحفہ دینے کا فیصلہ کیا، اور وفاقی حکومت کے گریڈ ۱ تا ۱۵ میں کام کرنے والے دس منتخب مسیحی ملازمین کو ایسٹر کی خصوصی عبادات میں شرکت کے لیے سرکاری خرچ پر ویٹیکن سٹی بھیجنے کا بندوبست کیا۔ وفاقی وزیر برائے بہبود آبادی جناب جے سالک کی سربراہی میں قائم ہونے والی خصوصی کمیٹی نے کمپیوٹر کے ذریعہ قرعہ اندازی کر کے ان دس مسیحی ملازمین کا انتخاب کیا، جو بعد ازاں ایسٹر کی تقریبات میں شرکت کے لیے ویٹیکن روانہ ہو گئے۔